کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری
المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج وتدوین جدید
ڈاکٹر خالق داد ملک ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

جامعہ حنفیہ غوثیہ . بھائی چوک لاہور

0345-4666768,0322-4973954

کتاب : کشف المحجوب (کلام المرغوب)

مصنف : حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخشؒ

مترجم : علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری

تحقیق، تخریج و تدوین جدید: ڈاکٹر خالق داد ملک، چیئرمین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور اوقاف پنجاب

باہتمام : قاری محمد عارف سیالوی، مہتمم جامعہ حنفیہ غوثیہ لاہور

نگران : صاحبزادہ محمد طاہر شہزاد سیالوی، چیئرمین مکتبہ شمس وقمر

حافظ محمد کاشف جمیل، مینجنگ ڈائریکٹر مکتبہ شمس وقمر

کمپیوٹر ورک : طاہر مقصود

سال اشاعت : فروری ۲۰۱۲ء/ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ

تعداد : 500

ناشر : مکتبہ شمس وقمر، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بھاٹی چوک لاہور

0345-4666768 Butt 0322-4973954

جو حجاب بن سکے (اور اگر یہ کہا جائے کہ کتابیں دھو ڈالیں) تو اس سے مراد نفی عبارت ہو سکتی ہے اس لیے کہ جب حقیقت معنی حاصل ہو جائے تو عبارت بے کار ہے، جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ تو بہترین بات یہ ہے کہ عبارت خود بخود زبان سے منتفی ہو۔

اور جو عبارت کتاب میں لکھی ہے وہ زبان پر جاری ہے اور عبارت، عبارت سے اولیٰ نہیں ہوتی۔ میرا خیال ہے کہ شیخ ابوالحسن احمد بن حواری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے غلبۂ حال میں کچھ لکھا ہوگا مگر جب اس کے سننے والے نہ پائے تو اسے دریا برد کر دیا ہوگا اور یہ جو فرمایا کہ تُو بہترین میری دلیل اور میرا راہنما ہے، تو جب مرادِ مرید اس ذات سے پوری ہوگئی تو ماسوی اللہ سے اس کی مشغولی محال ہے۔

اس امر میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کے پاس بہت سی کتابیں جمع ہوگئی ہوں جو آپ کو اپنے اوراد و اعمال سے روکتی ہوں اور مشغول کرتی ہوں تو آپ نے مشغول غیر اللہ کو اٹھا ڈالا ہو اور فراغتِ قلبی غیر سے حاصل کی ہو اور ترکِ عبارت کے لیے فرمایا ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

ابو حامد حضرت احمد بن خضرویہ البلخی رحمۃ اللہ علیہ:

انہیں میں سے سرہنگِ جوانمرداں، آفتابِ خراسان حضرت ابو حامد احمد بن خضرویہ البلخی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ اپنے حال میں بہت بلند گزرے ہیں اور شرافت وقت میں مخصوص ہیں اور اپنے زمانہ کے مقتداءِ قوم اور مرجع خواص و عوام تھے اور آپ کا طریقہ ملامتیہ تھا۔ آپ کا لباس ہمیشہ سپاہیانہ ہوتا تھا اور آپ کی بیوی صاحبہ مسماۃ فاطمہ، امیر بلخ کی صاحبزادی تھیں رحمہما اللہ۔ یہ بھی طریقت میں عظیم الشان مرتبہ رکھتی تھیں اور امیر بلخ کی صاحبزادی یعنی بیگمات شاہی سے تھیں۔

جب ان کے دل میں نورِ عرفان من جانب اللہ پیدا ہوا، حضرت احمد خضرویہ ؒ کی خدمت میں آدمی بھیجا اور عرض کرایا کہ آپ مجھے میرے والد سے طلب فرمائیں۔ آپؒ نے التفات نہ کیا دوبارہ پھر آدمی بھیجا اور کہلایا کہ حضور! میں آپ کو اس وجہ میں چاہتی ہوں کہ آپؒ راہ برحق ہیں، نہ اس لیے کہ آپ ؒ کو جواں حسین دیکھ کر آپ کی طرف مائل ہوں، راہِ راست سے ہٹا دینے والے بہت ہیں، مجھے راہبر کی تلاش ہے، لہٰذا آپ پیام دیں۔

آخرش آپ نے امیر بلخ کے یہاں پیام دیا۔ امیر بلخ نے ایک مردِ خدا، عارفِ کامل سے اپنی صاحبزادی کو نامزد کرنا اپنے لیے عین سعادت جانا اور فوراً رشتہ کر دیا۔ بعد شادی حضرت فاطمہ بنت امیر بلخ نے آپ کی خدمت میں آتے ہی مشاغل دنیا و یہ ترک فرما دیئے اور گوشہ نشیں ہو گئیں۔ آپ کے خلوت خانہ خاص میں صرف حضرت احمد اور حضرت فاطمہ ہی رہتے۔

حتیٰ کہ ایک بار حضرت احمد بن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شوق ہوا۔ حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بھی حضرت بایزیدؒ کے دربار میں ہمراہ حاضر ہوئیں ۔ جب حضرت بایزید کے سامنے دونوں آ گئے ،حضرت فاطمہؒ نے نقاب ہٹا دیا اور حضرت بایزید رضی اللہ عنہ کے ساتھ بے حجابانہ گفتگو شروع کر دی ۔ حضرت احمد خضرویہ ؒ کو ان کی اس حرکت پر تعجب ہوا اور غیرت زوجیت آپ پر مستولی ہوئی ۔ فرمانے لگے: فاطمہ! جس بے حجابی سے تم بایزید کے سامنے باتیں کر رہی ہو اس کی وجہ مجھے بھی معلوم ہونی چاہیے۔

حضرت فاطمہؒ نے فرمایا: احمد! تم محرمِ طبیعت ہو اور بایزید محرمِ طریقت ،تمہارے ذریعہ میری آتشِ حرص و ہویٰ کا علاج ہوتا ہے اور ان کے ذریعہ خدا رسی ہوتی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بایزید مجھ سے بے نیاز ہے اور تم میرے محتاج ہو۔

غرضیکہ حضرت فاطمہؒ ہمیشہ حضرت بایزیدؒ کے سامنے بے حجاب رہتیں اور نہایت بے تکلفی سے کلام فرماتیں۔ ایک روز حضرت بایزیدؒ کی نظر حضرت فاطمہؒ کے ہاتھ پر پڑی دیکھا مہندی لگی ہوئی ہے۔ فرمایا: فاطمہ! ہاتھوں میں مہندی لگا رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا بایزید! اب تک کہ تمہاری نظر میرے ہاتھ پر نہ پڑی تھی، میرا آپ کے ساتھ رابطہ بے حجاب تھا، اب جبکہ تمہاری نظر مجھ پر پڑنے لگی اب آپ سے بے حجابی حرام ہے۔ بس اسی روز واپس ہو گئیں اور نیشاپور تشریف لا کر قیام فرمایا۔ اہل نیشاپور آپ کے ساتھ نہایت خوش اعتقاد تھے اور مشائخ نیشاپور بھی آپ کے یہاں زانوئے عقیدت تہہ فرماتے تھے۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ نیشاپور آئے ۔ بلخ جانے کا عزم تھا۔ حضرت احمد رحمۃ اللہ علیہ نے دعوت کرنی چاہی ۔ حضرت فاطمہؒ سے مشورہ کیا کہ دعوتِ یحییٰ میں کیا کیا کھانے ہوں اور کیا کیا سامان مہیا ہونا چاہیے۔ آپ نے فرمایا: اتنی گائیں ،اتنی بکریاں ،اتنا سامانِ تزئین ،اتنے چراغ، اتنی قسم کے عطر اور ان تمام سامانوں کے ساتھ بیس گدھے بھی ذبح ہونے چاہئیں۔ حضرت احمد نے فرمایا یہ بیس گدھوں کے گوشت سے کیا مطلب ہے؟ فرمایا جب کوئی صاحب کرم صاحب ثروت کے گھر جاتا ہے تو محلّہ کے لوگوں کے ساتھ محلّہ کے کتوں کے لیے بھی کچھ ہونا چاہیے۔

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے آپ کی منقبت میں فرمایا:

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الرِّجَالِ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِبَاسِ النِّسْوَانِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی فَاطِمَۃَ رَحِمَھَا اللّٰہُ۔

''جو چاہے کہ کسی مرد کو عورت کے لباس میں مخفی دیکھے اس سے کہو کہ وہ فاطمہ کو دیکھ لے۔''

اور حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَوْ لَا أَحْمَدُ بْنُ خِضْرَ وَيَه مَاظَهَرَتِ الْفُتُوَّةُ

''اگر احمد بن خضرویہ نہ ہوتے تو دنیا میں مروت و جوانمردی پیدا نہ ہوتی''۔

آپ کے بڑے بلند کلام اور نہایت مہذب تخیل ہیں اور آپ کی تصانیف ہر فن میں اعمال و آداب و نکات میں مشہور و معروف ہیں۔

آپؒ سے ایک روایت ہے کہ آپؒ نے فرمایا:

اَلطَّرِيْقُ وَاضِحٌ وَالْحَقُّ لَائِحٌ وَالرَّاعِيْ قَدْ اَسْمَعَ فَمَا الْمُتَحَيِّرُ بَعْدَهَا اِلَّا مِنَ الْاَعْمٰى.

''راستہ کھلا ہے اور حق روشن ہے اور نگہبان سننے والا، پھر تحیر وہی کر سکتا ہے جو اندھا ہو''۔

یعنی اب راستہ ڈھونڈنا محض غلطی ہے اس لیے کہ راہِ حق مثل آفتاب کے تابان ہے بلکہ انسان اپنے آپ کو ڈھونڈے کہ وہ کہاں ہے اور جب اپنے کو پا لے تو راستہ پر آ جائے کیونکہ حق اس سے بھی زیادہ اظہر ہے کہ طالب اس کی طلب کرے۔

آپؒ سے ہی مروی ہے کہ فرمایا:

اُسْتُرْ عِزَّ فَقْرِكَ.

''فقیری کے منصب جلیل کو پوشیدہ رکھ''۔

یعنی مخلوق کے آگے نہ کہتا پھر کہ میں درویش ہوں تاکہ تیرا راز نہ کھل جائے اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی زبردست بخشش ہے۔

آپؒ ہی سے مروی ہے کہ فرمایا ایک درویش نے رمضان المبارک میں ایک متمول کی دعوت کر دی اور ان کے گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا۔ جب وہ دولتمند واپس ہوا تو اس نے ایک سنہری تھیلی سکہ کی ان کی خدمت میں بھیج دی۔ آپ نے اس تھیلی کو واپس کر دیا اور کہلا دیا کہ یہ تھیلی اسے دے جو اپنا راز تیرے جیسے کے آگے ظاہر کر دے یا تیرے جیسے دولت مند کو اپنی عزتِ فقر سے بلند جانے۔

یہ ان کے سچے فقر کی دلیل ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ